مولای صل وسلم دائماً ابداً — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان خانقاہِ حامدیہ چشتیہ رائیونڈ روڈ کے زیرِ انتظام ماہ نامہ "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

رسول اللہ ﷺ کے محبوب رشتہ دار حضرت فاطمہؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ

کمالِ ایمان کے لیے آپ کے رشتہ داروں سے محبت ضروری ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ''توسل'' کا ثبوت

﴿حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز﴾

ترتیب وتزئین: مولانا سیّد محمود میاں صاحب

(کیسٹ نمبر ۲۹، سائیڈ اے، ۸۴۔۱۔۶)

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سیّدنا ومولانا محمدؐ وآلہ واصحابہ اجمعین امابعد!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا ای الناس کان احب الی رسول اللہ صلی علیہ وسلم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ کون محبوب تھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ "فاطمہ" دریافت کیا گیا کہ ہم مردوں میں پوچھ رہے ہیں پ کو مردوں میں کون زیادہ محبوب تھا تو انہوں نے جواب دیا "زوجھا" کہ ان کے شوہر یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ[1] تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اور رشتہ داروں سے بھی اسی طرح محبت تھی اور تعلق تھا اور آپ کو یہ پسند تھا کہ ان کی عزت کی جائے، بے عزتی نہ ہو۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور غصہ کی حالت میں محسوس ہوتے تھے حضرت

---

[1] مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۵۷۰

عبدالمطلب ابن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا آپ نے دریافت کیا کس بات پر غصہ آیا ہے کس بات پر خفگی ہوئی ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہمارا (یعنی بنو ہاشم) اور قریش کا کیا عجیب سا حال ہے کہ **اذا تلاقوا بینھم تلاقوا بوجوہ مبشرۃ** جب وہ آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو خوشی کے انداز سے ملتے ہیں ان کے چہرے سے خوشی ٹپکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور جب ہم سے ملتے ہیں تو بالکل ایسے جیسے کوئی بات ہی نہیں ہے، خوشی ہی نہیں ہو رہی انہیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات سن کر خفگی ہوئی اور خفگی اتنی ہوئی کہ **احمر وجھہ** آپ کا چہرۂ انور سرخ ہو گیا پھر فرمایا **والذی نفسی بیدہ لا یدخل قلب الایمان** قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کسی آدمی کے دل میں ایمان اُس وقت تک داخل نہیں ہوگا جب تک اس کی یہ حالت نہ ہو **حتی یحبکم للہ ولرسولہ** [۲] حتی کہ تم لوگوں سے اس کی محبت خدا اور رسول کے رشتہ سے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار ہیں اس بناء پر ہمیں ان سے محبت رکھنی چاہیے جب تک یہ بات نہ ہو تو گویا مسلمان نہیں ہے۔

سچی محبت کا تقاضا اور عقلی دلیل

ویسے بھی یہ بات ٹھیک ہے کہ جس آدمی سے محبت ہوتی ہے تو وہ اس کے رشتہ داروں سے بھی ایک طرح کا تعلق رکھتا ہے اس کی اولاد سے بھی محبت ہوگی اس کے بہن بھائیوں سے بھی محبت ہوگی اس کے ماں باپ سے بھی ہوگی وہ اسے بُرے نہیں لگیں گے جب کہ ہوں بھی قابلِ تعریف تو پھر تو وہ ضرور ان سے محبت رکھے گا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں سے اس اعتبار سے محبت کرنی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار ہیں یہ کمالِ ایمانی کی علامت ہے۔ اگر کسی میں یہ بات نہیں ہوئی تو کمالِ ایمانی نہیں پیدا ہوئی اور ظاہر ہے کمالِ ایمانی کا واقعی تقاضا یہی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق ہے تو ان کے عزیزوں سے بھی تعلق ہونا چاہیے جب آپ کا احترام ہے تو پھر ان کے عزیزوں کا بھی احترام ہونا چاہیے جبکہ وہ مسلمان ہیں اگر مسلمان نہ ہوں تو پھر ان کا تو نہیں کیا جائے گا لیکن جب مسلمان ہیں تو ان کا احترام تو کیا جائے گا پھر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **ایھا الناس من آذی عمی فقد آذنی** جس نے میرے چچا کو دکھ پہنچایا اس نے مجھے دکھ پہنچایا۔ اب لوگ اگر یہ سمجھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان چیزوں میں نہیں پڑتے تھے تو ایسا نہیں ہے بلکہ آپ نے رشتے کو رشتہ کے درجہ میں ضروری سمجھا اور اُس کا ایک حق بتلایا اس حق کی حد بتلائی۔ **من آذا عمی فقد اذانی** جس نے میرے چچا کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ میں اُنہیں چچا سمجھتا ہوں تو اور کون ہے جو اس نظر سے نہ دیکھے جیسے آپ نے وہاں فرمادیا تھا کہ فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہیں جس چیز سے اس کو غصہ آئے گا مجھے بھی آئے گا تو یہاں فرمادیا کہ جو انھیں تکلیف پہنچا رہا ہے دیا وہ مجھے تکلیف پہنچا رہا ہے اور فرمایا **فانما عم**

---

[۲] مشکوٰۃ شریف ج ۲، ص ۵۷۰

الرجل صنو ابیہ کسی آدمی کا چچا جو ہوتا ہے وہ اس کے باپ جیسا ہوتا ہے گویا یوں سمجھ لیجیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتلایا کہ باپ کے بعد چچا کا درجہ ہے اور حضرت عباسؓ میرے لیے باپ کے مثل ہیں۔

یہ جناب رسول اللہ ﷺ سے کوئی ڈھائی سال عمر میں بڑے بھی تھے مگر رسول کریم ﷺ کے ساتھ ان کا تعلق پہلے ہی سے رہا ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے تھے اور کعبۃ اللہ کی تعمیر ہو رہی تھی بنیاد اُٹھائی جا رہی تھی اس وقت ساتھ کا ذکر آتا ہے ایسے ساتھ ہی رہے، ساتھ ہی پلے بڑھے اور یہ تو زندہ رشتہ تھا اس کا تو بڑا اثر ہوتا ہے۔

چچا کی عزت واجب ہے

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ساری اُمت کو بتادیا کہ وہ اپنے باپ کی عزت کریں بلکہ چچا کی بھی عزت کریں اور یہ واجبات میں سے ہے یہ حقوق میں سے ہے یہ رشتہ کا درجہ ہے اور مقام ہے اور حضرت عباسؓ اسی قابل تھے بہت زیادہ خوبیاں تھیں اور سب لوگ احترام کرتے رہے ہیں ساری عمر جب تک وہ حیات رہے ہیں۔ بڑے صاحب تدبیر کسی میں جھگڑا ہو جائے اختلاف ہو جائے تو مصالحت کرادیں اس طرح کے کاموں میں ہمیشہ آگے رہے ہیں اور وفات تک مدینہ منورہ ہی میں رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے ان کی عمر مبارک کافی ہوئی ہے۔ کیونکہ آپ کی وفات جو ہوئی ہے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوئی ہے۔

حضرت عباسؓ جب تک زندہ رہے فتنے ظاہر نہیں ہوئے

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ جب تک یہ زندہ رہے ہیں اس وقت تک فتنے بھی ظاہر نہیں ہوئے۔ خدا کی قدرت ہے ایسی رحمت اور برکت تھی ان کے وجود سے اور جب ان کی وفات ہوگئی تو حضرت عثمانؓ کے خلاف لوگوں نے اُٹھنا شروع کر دیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن گیارہ ہجری کے شروع ہوتے ہی دُنیا سے تشریف لے گئے تو اس وقت آپ کی عمر ۶۳ سال تھی یہ (حضرت عباسؓ) کوئی ڈھائی سال بڑے ہیں تو یہ ۶۵ سال سے زیادہ کے ہوگئے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت ۱۴ سال ہوئی تو یہ ۸۳ سال بنے اور پھر ۶ سال اور لگا لیجیے تو حضرت عباسؓ کی عمر مبارک تقریباً ۹۰ سال ہوئی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور توسل

ایک دفعہ قحط ہوا تو پھر حضرت عمرؓ وہاں گئے، وہاں نماز پڑھی اور نماز کے بعد اس طرح دعا شروع کی کہ ہم خداوند کریم تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کیا کرتے ہیں اور اب تیرے نبی کے چچا جو اُن کے لیے باپ کے مثل تھے ان کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں۳ اور پھر حضرت عباسؓ سے کہا کہ دعا مانگیے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کچھ دُعا ئ

۳ بخاری شریف ج ۱ ص ۱۳۷

کلمات کہے تو بارش ہوئی اللہ تعالیٰ نے بارش دی یہ گویا بہت بڑا درجہ ہے حضرت عمرؓ کی نظر میں کہ وہ سب کے سامنے علی الاعلان دعا میں یہ کہہ رہے ہیں کہ پہلے ہم یہ کہا کرتے تھے اور اب یہ کر رہے ہیں پہلے ہم یہ کیا کرتے تھے اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی توسل یہ کرتے رہے ہوں اور اب ہم ان کے ذریعے توسل کر رہے ہیں آج ان کی زندگی میں کر رہے ہیں اور ان سے کہا کہ دعا مانگیے تو انھوں نے دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی کوئی مصیبت آتی ہے وہ انسان کے گناہوں سے اور معصیت کی وجہ سے آتی ہے اور جو معصیت ٹلتی ہے وہ انسان کی توبہ سے ٹلتی ہے تو یہ ہمارے ہاتھ ہیں گناہ گار ہاتھ اور ہماری پیشانیاں تیرے سامنے ہیں جو توبہ کے ساتھ جھکی ہوئی ہیں توبہ کر رہی ہیں ہماری پیشانیاں، جھک رہی ہیں تیرے سامنے تو ہمیں بارش عطا فرمادے۔[۱] اس طرح کے کلمات ہیں بہت خوبصورت عبارت ہے اس کی، اور نہایت فصیح زبان۔ انھوں نے اس طرح سے دعا مانگی حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ رشتہ کا احترام، رشتہ داروں کا احترام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا طریقہ جو آپ کو پسند تھا شریعت پر رہتے ہوئے یہ بھی ایک نیکی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت میں آپ کا ساتھ نصیب فرمائے۔ (آمین)

شرعی اصول کے مطابق سونے کے زیورات بنانے کا قابلِ اعتماد ادارہ

دلشاد گولڈ سمتھ

ہمارے یہاں سونے کی فینسی اور جدید ڈیزائن کے مطابق چوڑیاں تیار کی جاتی ہیں۔
نیز آرڈر پر عروسی زیورات منفرد اور جدید ڈیزائن میں فیکٹری ریٹ پر بنائے جاتے ہیں

پروپرائٹر: **شیخ فیروز الدین۔ محمد اعزاز**

محمد گولڈ سنٹر عقب سنگھار سنٹر، فسٹ فلور دھوبی منڈی پرانی انارکلی لاہور
فون: 7240181

[۱] بخاری شریف ج ۱ ص ۱۳۷ حاشیہ ۱۳